وائظ الجمعہ

تعظیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

تعظیمِ نبی ﷺ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

تعظیمِ نبی ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

تعظیمِ نبی ﷺ کی اہمیت وفضیلت

برادرانِ اسلام! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی تعظیم فرضِ عین ہے، آپ ﷺ کے ادب واحترام اور تعظیم کے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا، تعظیمِ نبی ﷺ ایک ایسا اَمرِ عظیم ہے، جس کو قرآن وحدیث میں بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًاۙ۝۸ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُعَزِّرُوۡهُ وَ تُوَقِّرُوۡهُ﴾[1] "یقیناً ہم نے تمہیں

(۱) پ۲٦، الفتح: ۸، ۹.

بھیجا حاضر وناظر گواہ، اور خوشی اور ڈر سناتا؛ تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو!"۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت وتعظیم اور نصرت وپیروی، فلاح وکامرانی کی ضمانت ہے، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1] "تو وہ جو اِس (محمد مصطفیٰ ﷺ) پر ایمان لائیں، اس کی تعظیم کریں، اسے مدد دیں، اور اس نُور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا، تو وہی لوگ بامُراد ہوئے!"۔

بارگاہِ رسالت ﷺ کا ادب واحترم اور تعظیم کرنے والے، اللہ تعالیٰ کے چُنیدہ بندوں میں سے ہیں، اُن کے لیے بخشش کے ساتھ ساتھ بہت بڑے اَجر وثواب کا وعدہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾[2] "یقیناً وہ جو رسول اللہ کے پاس اپنی آوازیں (براہِ ادب وتعظیم) پست کرتے ہیں، وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے!"۔

---

(۱) پ۹، الأعراف: ۱۵۷.

(۲) پ۲٦، الحجرات: ۳.

تعظیمِ نبی ﷺ ...رکنِ ایمان ہے

حضراتِ ذی وقار! سرورِ کونین ﷺ کی تعظیم وتوقیر رُکنِ ایمان، اور ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدّم ہے، جب تک کسی انسان کے دل میں نبئ کریم ﷺ کی محبت، تعظیم وتوقیر، اس کے ماں باپ، اولاد، جان ومال اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو، وہ کامل مؤمن نہیں ہوسکتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ﴾[1] "آپ فرما دیجیے! کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری عورتیں، تمہارا کُنبہ، تمہاری کمائی کے مال، اور وہ سَودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے، اور تمہاری پسند کا مکان، یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول، اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں، تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے، اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا!"۔

ایک مسلمان کے لیے نبئ کریم ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور محبت وعقیدت، نہ صرف فرض ہے بلکہ اس کے تمام مال ومتاع اور عزیز ترین خونی رشتوں سے بھی مقدّم ہے، لہٰذا جو شخص دل وجان سے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے محبت کا دعویدار ہے، اس پر لازم ہے کہ رحمتِ عالمیان ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرے؛ کہ نبئ کریم

---

(۱) پ۱۰، التوبة: ۲٤.

ﷺ کے مُعاملے میں محبت و تعظیم ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں، اگر دل میں تعظیمِ نبی ﷺ کے جذبات نہ ہوں، تو محبت کا دعوی جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔

تعظیمِ نبی ﷺ کے آداب اور ذاتِ باری تعالیٰ

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام میں تعظیمِ نبی ﷺ کا پہلو کس قدر اہمیت کا حامل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ خالقِ کائنات نے سرورِ کونین ﷺ کے ساتھ گفتگو کرنے، اور اُن کے ساتھ چلنے پھرنے کے آداب تک بیان فرمائے، ارشاد فرماتا ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۞ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو! اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اونچی نہ کرو، اور ان کے حضور بات چِلّا کر نہ کہو، جیسے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ چِلّاتے ہو؛ کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت (ضائع) ہوجائیں، اور تمہیں خبر بھی نہ ہو!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان آیات مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم (یعنی آگے بڑھنے یا پہل

---

(١) پ٢٦، الحجرات: ١، ٢.

کرنے کا اَمر) واقع نہ ہو، نہ قول میں نہ فعل میں؛ کہ تقدیم کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب واحترام کے خلاف ہے، بارگاہِ رسالت میں نیاز مندی وآداب لازم ہیں"[1]۔

صدر الاَفاضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سورۂ حجرات کی دوسری آیتِ مبارکہ کے تحت مزید فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ کریمہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اِجلال واِکرام اور ادب واحترام تعلیم فرمایا گیا، اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں، جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں! بلکہ کلماتِ ادب وتعظیم وتوصیف وتکریم واَلقابِ عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو؛ کہ ترکِ اَدب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے!"[2]۔

عزیزانِ مَن! جس اندازِ گفتگو یا الفاظ سے نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان وعظمت یا تعظیم میں ذرّہ برابر بھی کمی ہوتی ہو، یا توہین وتنقیص کا کوئی ادنیٰ سا بھی شائبہ ہو، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں؛ یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے لفظ "راعِنا" استعمال کرنے سے مُمانعت فرمائی گئی، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لفظ "راعنا" کو "رعایت" کے معنوں میں استعمال کرتے تھے، مثلاً راعنا یارسولَ اللہ (یعنی اے اللہ کے رسول! ہمارے حال کی رعایت فرمائیں) جبکہ یہود اپنی لُغت کے اعتبار سے بُرا معنیٰ مُراد لے کر، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کا قصد کیا کرتے

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۶، حُجرات، زیرِ آیت:۱، صـ۹۴۷۔

(۲) ایضاً، زیرِ آیت:۲۔

تھے، تنقیص کے اسی پہلو کے پیشِ نظر بارگاہِ الٰہی سے حضور رحمتِ عالم ﷺ کے لیے اس لفظ کے استعمال کی، ہمیشہ کے لیے مُمانعت فرمادی گئی، قرآنِ پاک میں اس مُمانعت کا یوں ذکر ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا ﴾[1]

"اے ایمان والو "راعنا" نہ کہو! اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں!"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس آیتِ مُبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "حضورِ اقدس ﷺ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے، تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے: "راعنا یا رسول الله!" اس کے یہ معنٰی تھے کہ یا رسول اللہ! ہمارے حال کی رعایت فرمائیں، یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھنے کا موقع دیجیے، یہود کی لُغت میں یہ کلمہ سُوءِ ادب کے معنٰی رکھتا تھا، انہوں نے اس نیّت سے کہنا شروع کیا، حضرت سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ کلمہ ایک روز اُن (یہود) کی زبان سے سن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اس کی گردن مار دُوں گا! یہود نے کہا کہ آپ ہم پر توبرہم ہوتے ہیں (جبکہ) مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں، اس پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ رنجیدہ ہو کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے، کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں ﴿ رَاعِنَا ﴾ کہنے کی مُمانعت فرمادی گئی، اور اس معنٰی کا دوسرا

---

(۱) پ۱، البقرة: ۱۰۴.

لفظ ﴿انْظُرْنَا﴾ "حضور ہم پر نظر رکھیں" کہنے کا حکم ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر، اور ان کی جناب میں کلماتِ ادب عرض کرنا فرض ہے، اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ بھی ہو، وہ زبان پر لانا ممنوع ہے"[1]۔

لہٰذا تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب بھی ذکرِ خیر ہو، تو ایسے الفاظ کا استعمال ہرگز نہ کیا جائے، جو اُن کی شان کے لائق نہ ہوں، یا اُن سے تعظیمِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کمی کا کوئی شائبہ ہو۔

میرے محترم بھائیو! دعوت وتبلیغ سے وابستہ بعض لوگ، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر پر اَلقاب کے بجائے صرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی "محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا بہت ذکر کرتے ہیں کہ "محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا"، یا "محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّت ہے" وغیرہ وغیرہ۔ انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ تعظیم وادب کا تقاضا یہ ہے، کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے بجائے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" (اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)، یا «سنّة نبيّكم» (تمہارے نبی کی سنّت) وغیرہما جیسے الفاظ استعمال کیے جائیں؛ کہ اس میں ادب واحترام اور تعظیمِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پہلو زیادہ نمایاں ہے، ہاں اگر اسمِ گرامی کے ساتھ کوئی لقب (مثلاً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بھی ذکر کر دیا جائے، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱، بقرہ، زیرِ آیت: ۱۰۴، ص۳۶۔

بارگاہِ رسالت ﷺ میں عامیانہ انداز اختیار کرنے کی مذمت

عزیزانِ مَن! بارگاہِ رسالت ﷺ میں اپنی آوازیں بلند کرنا، یا نبئ کریم ﷺ کو عامیانہ انداز میں پکارنا، خلافِ ادب واحترام اور تعظیمِ نبی کے مُنافی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾[1] "یقیناً وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں اکثر بے عقل ہیں، اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ (یعنی اپنی مرضی سے) اُن کے پاس تشریف لاتے، تو یہ اُن کے لیے بہتر تھا!"۔

صدر الافاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نُزول بیان فرماتے ہیں کہ "یہ آیتِ کریمہ وفدِ بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی، کہ رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں دوپہر کو پہنچے، جبکہ حضور ﷺ (اس وقت) آرام فرما رہے تھے، اُن لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضورِ اقدس ﷺ کو پکارنا شروع کیا، حضور ﷺ تشریف لے آئے۔ اُن لوگوں کے حق میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی، اور اِجلالِ شانِ رسول ﷺ کا بیان فرمایا گیا، کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل وبے عقلی ہے! اور (اس آیتِ مبارکہ میں) ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی!"[2]۔

---

(١) پ٢٦، الحجرات: ٤، ٥.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٦، حُجرات، زیرِ آیت: ۴، صـ۹۴۸۔

میرے محترم بھائیو! یہاں غور و فکر کا مقام یہ ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں صرف آواز بلند کرنے پر، زندگی بھر کی تمام نیکیاں (بشمول حج، عمرہ، زکات، صدَقات وغیرہ) اَکارت وبرباد ہو سکتی ہیں، تو پھر اُن کی شان میں توہین وتنقیص یا گستاخی کی جسارت کرنے والا، عذابِ الٰہی سے کیسے بچ سکتا ہے؟! وہ آزادیٔ اظہار رائے (Freedom of Expression) یا لاعلمی کا عذرِ لنگ تراش کر، اپنی جان کیسے چھڑا سکتا ہے؟! کوئی مسلم حکمران یا جج ایسے گستاخ کو باعزّت بَری کرکے، بیرونِ ملک جانے کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟! ایسوں کو یہ اَمر ذہن نشین کر لینا چاہیے، کہ ایک دن انہیں اللہ جَلّ جَلالُہٗ کے حضور پیش ہونا ہے! اپنے ایسے غیر شرعی اِقدامات کا اُن کے پاس اُس دن کیا جواز ہو گا؟!۔

تعظیمِ نبی ﷺ کے چند تقاضے

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! آج ہر مسلمان محبتِ رسول اور تعظیمِ نبی ﷺ کا دم بھرتا ہے، خود کو پکا سچا عاشقِ رسول سمجھتا ہے، غلامیٔ رسول میں موت قبول کرنے کا بھی دعویدار ہے، لیکن درحقیقت اپنے دعوے میں سچا صرف وہی ہے، جس کا اوڑھنا بچھونا، اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا نبیٔ کریم ﷺ کی سنّت کے مطابق ہو، جو حضور رحمتِ عالم ﷺ کے دِین کو تخت پر لانے کے لیے کوشاں ہو، کفر کے خلاف عملی جہاد کے لیے بے قرار ہو، حضور جانِ عالَم ﷺ کی عزّت وناموس کے لیے مرمٹنے کے لیے ہر دَم تیار ہو، رحمتِ عالمیان ﷺ کی شان وعظمت اور تعظیم وتوقیر کی خاطر، اپنا مال ودَولت اور اقتدار سب قربان کرنے کی ہمت

رکھتا ہو، گستاخانِ رسول کے لیے کوئی نرم گوشہ نہ رکھتا ہو، سرورِ عالم ﷺ کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہو، کہ یہ کمالِ ایمان، اور تعظیمِ نبی ﷺ کا تقاضا ہے۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رحمتِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ، مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ»[1] "تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں!"۔

تعظیمِ نبی ﷺ کے تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا یہ بھی ہے، کہ اللہ ورسول ﷺ کے اَحکام کی تعمیل وپیروی کی جائے، بلا چُون وچرا انہیں دل وجان سے قبول کیا جائے، اور اپنی رائے یا عقل کے گھوڑے نہ دَوڑائے جائیں، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾[2] "جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لے لو، اور جس سے منع فرمائیں (اس سے) باز رہو! اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ کا عذاب شدید ہے!"۔

حضراتِ گرامی قدر! کفّار ومشرکین اور مُلحدین ومستشرقین (Atheists and Orientalists) کی طرف سے، رسولِ اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر وارد

---

(١) "صحيح البخاري" باب حبُّ الرّسول ﷺ من الإيمانِ، ر: ١٥، صـ٦.

(٢) پ٢٨، الحشر: ٧.

کیے جانے والے، بے بنیاد اعتراضات کا مدلّل جواب بھی، تعظیمِ نبی ﷺ کا تقاضا ہے۔ آج سوشل میڈیا (Social Media) وغیرہ کے ذریعے، آزادئ اظہار رائے (Freedom of Expression) کے نام پر، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی شان میں جس قدر توہین و تنقیص، اور اِہانت کی جارہی ہے، ماضی بعید میں اس کی مثال نہیں ملتی، کہیں گستاخانہ خاکے بنائے جارہے ہیں، کہیں تھیٹر ڈراموں (Theater Plays) کی آڑ میں تاجدارِ رسالت ﷺ کی شان میں ہرزَہ سرائی کی جارہی ہے، کہیں آرٹ (Art) کے نام پر توہین آمیز پینٹنگز (Paintings) بنائی جارہی ہیں، تو کہیں فلموں میں کردار کشی کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ لوگ (یعنی یہود و نصاریٰ) اپنی ان بیہودہ حرکتوں سے ہمارے دلوں سے ہمارے نبی ﷺ کی عزّت واحترام، محبت وعقیدت اور تعظیم ختم کرنا چاہتے ہیں؛ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک ہم مسلمانوں کے دلوں میں اپنے نبی ﷺ کے لیے محبت وتعظیم کے جذبات باقی ہیں، انہیں شکست نہیں دی جاسکتی، انہیں لبرل ازم اور سیکولرازم (Liberalism and Secularism) کا سبق پڑھاکر، برائے نام مسلمان نہیں بنایا جاسکتا۔

لہٰذا ہم دنیا بھر کے تمام اسلامی ممالک کے سربراہان سے گزارش کرتے ہیں، کہ اُمّتِ مسلمہ کے قلبی جذبات کو مجروح (زخمی) کردینے والے، ایسے واقعات کی روک تھام کے سلسلے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں! سب مل کر ایک مؤثر وتوانا آواز بلند کریں، اور اقوامِ متحدہ کی سطح (UN Level) پر ایسی قانون سازی کروائیں، کہ پھر دنیا بھر میں کسی کو ایسی ناپاک جسارت کرنے کی جرأت نہ ہوسکے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں انبیائے کرام علیہم السلام کی تعظیم و توقیر بجالانے کی توفیق مرحمت فرما، ان کا ادب و احترام کرنے کی سعادت نصیب فرما، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ کی پیروی کرنے کا جذبہ عنایت فرما، دینِ اسلام کے خلاف ہونے والی عالمی سازشوں کو ناکام بنا، کفّار و مشرکین اور مُلحدین کو نیست و نابود فرما، اور دینِ اسلام کا بول بالا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض و واجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد و اتّفاق اور محبت و الفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا

چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.